شرکت

PARTNERSHIP

اور اس کے ضروری احکام

مالی معاملات میں تعلیماتِ شریعت سے آگاہی کے لئے سلسلہ خلاصہ و تفہیم

از قلم: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

متخصص فی الفقہ الاسلامی دارالافتاء اہلسنت

مرکز الاقتصاد الاسلامی

Islamic Economics Centre

دارُالافتاء اہلسنّت

شرکت (Partnership) حدیث پاک کی روشنی میں

حدیث پاک میں ہے: ”عن السائب بن أبي السائب : أنه کان شریک النبي صلی اللہ علیه و سلم في أول الإسلام في التجارة فلما کان یوم الفتح قال : مرحبا بأخي و شریکي“

یعنی: ابتدائے اسلام میں حضرت سائب بن ابو سائب مخزومی تجارت میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شریک تھے۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان الفاظ کے ساتھ ان کو مخاطب فرمایا: ”خوش آمدید میرے بھائی اور میرے شریک۔“

(مستدرک علی الصحیحین، جلد2، صفحہ 69، دار الکتب العلمیہ)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: ”عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعہ قال: ان اللہ تعالیٰ یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینھما“

یعنی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان تیسرا ہوں، جب تک ان میں سے کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے، جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب الشرکۃ، حدیث 3383)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت بھی لوگ آپس میں عقدِ شرکت (Partnership) کیا کرتے تھے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو باقی رکھا اور اس سے منع نہیں فرمایا۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم والناس یتعاملون بھذہ الشرکۃ فقررھم علی ذلک حیث لم ینھھم ولم ینکر علیھم، والتقریر احد وجوہ السنۃ“

یعنی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت لوگ عقدِ شرکت کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے لوگوں کو اس پر برقرار رکھا اور انہیں اس سے منع نہیں فرمایا اور جب کوئی عمل حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے کیا جائے اور آپ اس سے منع نہ فرمائیں تو اس سے بھی سنت کا ثبوت ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد7، صفحہ 512)

شرکت (Partnership) کسے کہتے ہیں؟

دو یا دو سے زائد افراد کا مل کر کام کرنا پارٹنرشپ (Partnership) کہلاتا ہے۔ شرکت کی بعض اقسام میں دونوں فریق کا سرمایہ ملانا ضروری ہوتا ہے اور بعض میں دونوں بغیر سرمایہ لگائے کام کرتے ہیں۔

شرکت کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

شرکت کی دو مرکزی اقسام ہیں:

1. شرکتِ ملک (JointOwnership)
2. شرکتِ عقد (ContractualPartnership)

شرکتِ ملک (JointOwnership)

شرکت ملک سے مراد یہ ہے کہ ایک سے زائد افراد کسی چیز کے مشترکہ طور پر مالک ہوں اور ان کے درمیان شرکت کا عقد (Contract) نہ ہوا ہو جیسے دو افراد نے شرکت کے طور پر کوئی چیز خریدلی یا وراثت میں دونوں کو ترکے کے طور پر کوئی چیز ملی۔

شرکتِ عقد (ContractualPartnership)

شرکتِ عقد سے مراد یہ ہے کہ دو یا دو سے زائد افراد نے باہم شرکت کا عقد کیا ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں تمہارا شریک (Partner) ہوں ہم پارٹنرشپ (Partnership) میں کام کرتے ہیں اور دوسرے نے اسے منظور کرلیا۔ اگر یہ شرکت راس المال (Capital) کو ملا کر ہو تو اس کا مقصد اس راس المال (Capital) کے ذریعے تجارت کرتے ہوئے نفع کمانا ہوتا ہے۔

شرکتِ عقد کی اقسام

شرکتِ عقد کی مختلف اقسام ہیں:

1. شرکت بالمال (PartnershipbyCapital)
2. شرکت بالعمل (PartnershipbyWork)
3. شرکتِ وجوہ (PartnershipbyGoodwill)

شرکت بالمال (PartnershipbyCapital)

شرکت بالمال سے مراد یہ ہے کہ تمام پارٹنرز سرمایہ لگا کر شرکت کریں اور نفع نقصان میں شریک ہوں۔

شرکت بالعمل (PartnershipbyWork)

شرکت بالعمل سے مراد یہ ہے کہ دو افراد کام میں شرکت کریں جیسے دو درزی مل کر بیٹھ گئے یا دو رئیل اسٹیٹ بروکر مل کر بیٹھ گئے کہ مل کر کام کریں گے اور جو آمدنی ہو گی اسے آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

شرکتِ وجوہ (PartnershipbyGoodwill)

شرکتِ وجوہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً دو افراد مال کے بغیر یوں شرکت کریں کہ اپنی وجاہت (Goodwill) کے ذریعے ادھار مال خرید کر لائیں گے اور اس کو بیچ کر جو نفع (Profit) ہو گا آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

شرکت بالمال (Partnership by Capital) کے اہم مسائل

شرکتِ عقد کی قسم شرکت بالمال چونکہ زیادہ مروج ہے اس لئے اس کے تعلق سے چند ضروری مسائل ملاحظہ ہوں۔

کیا شرکت عقد کی قسم شرکت بالمال (Partnership by Capital) کے لیے برابر رقم ضروری ہے؟

شرکت بالمال (Partnership by Capital) میں دونوں فریق کی طرف سے رقم لگانا ضروری ہے۔ البتہ تمام پارٹنرز کی رقم برابر ہونا ضروری نہیں، کم وبیش بھی ہوسکتی ہے، لہٰذا کوئی بھی فرد شرکت (Partnership) میں جتنی چاہے رقم ملا سکتا ہے، شرعاً کوئی حد بندی نہیں۔

پارٹنرشپ (Partnership) میں پارٹنرز کا کم زیادہ وقت دینا

پارٹنرشپ میں یہ ضروری نہیں کہ دونوں پارٹنر برابر کا وقت دیں اور برابر ہی کام کریں بلکہ ایک پارٹنر کم وقت دے، کم کام کرے اور دوسرا پارٹنر زیادہ وقت دے، زیادہ کام کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سرمایہ (Capital) برابر یا کم زیادہ ہو تو نفع ونقصان کا حکم

دونوں پارٹنرز کا سرمایہ چاہے برابر ہو یا ایک پارٹنر کا کم اور دوسرے کا زیادہ۔ نفع (Profit) کا اصول یہ ہے کہ نفع باہمی رضامندی سے جتنا چاہیں مقرر کرسکتے ہیں لیکن فیصد (Percentage) میں ہی مقرر کرنا ہوگا۔ البتہ اگر نقصان (Loss) ہوتا ہے تو وہ سرمایہ (Capital) کے تناسب (Ratio) سے ہی دونوں کو برداشت کرنا ہوگا۔ مثلاً ایک پارٹنر کا سرمایہ 5,00,000 روپے اور دوسرے کا سرمایہ 15,00,000 روپے ہے تو یہ باہمی رضامندی سے نفع سرمایہ کے تناسب سے (ایک پارٹنر کا 25 فیصد اور دوسرے کا 75 فیصد بھی) طے کرسکتے ہیں اور اس سے ہٹ کر مثلاً دونوں کا برابر برابر یا ایک پارٹنر کا 60 فیصد اور دوسرے کا 40 فیصد بھی طے کرسکتے ہیں لیکن اگر نقصان ہو تو وہ دونوں پارٹنرز کے درمیان سرمایہ کی فیصد کے اعتبار سے ہی ڈالا جائے گا یعنی مذکورہ مثال میں 5,00,000 روپے سرمایہ والے کو 25 فیصد نقصان برداشت کرنا ہوگا اور 15,00,000 روپے سرمایہ والے کو 75 فیصد نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

نفع ونقصان (Profit & Loss) کی تقسیم کاری کا طریقہ

کاروبار میں اخراجات (Expenses) نکال کر سرمایہ (Capital) سے زائد جو رقم بچے اسے نفع (Profit) کہتے ہیں اور اگر اخراجات (Expenses) نکال کر سرمایہ (Capital) سے بھی کم بچے تو یہ کمی نقصان (Loss) کہلاتی ہے۔

اگر اخراجات (Expenses) نکال کر سرمایہ (Capital) سے زائد رقم بچے تو اسے تمام پارٹنرز طے شدہ فیصد (Percentage) کے اعتبار سے آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

اگر اخراجات (Expenses) نکال کر سرمایہ (Capital) سے زائد کچھ نہ بچا بلکہ صرف سرمایہ (Capital) کے برابر ہی رقم بچی تو جس پارٹنر نے جتنا سرمایہ لگایا تھا اتنی رقم اس کو دے دی جائے گی۔

اگر اخراجات (Expenses) نکال کر سرمایہ (Capital) سے کم رقم بچی تو جتنی کمی ہے وہ پہلے نفع (Profit) سے پوری کی

جائے گی یعنی جتنا نفع پارٹنرز لے چکے ہیں وہ تناسب (Ratio) کے اعتبار سے اتنا نفع واپس کریں گے کہ سرمایہ (Capital) کی رقم پوری ہو جائے۔ اگر لیا ہوا نفع واپس کرنے کے بعد بھی کیپٹل کی رقم پوری نہ ہو تو پھر یہ نقصان پارٹنرز کو انویسٹمنٹ (Investment) کے تناسب (Ratio) سے برداشت کرنا ہو گا یعنی جس کی جتنی فیصد انویسٹمنٹ تھی اس کو نقصان بھی اتنا ہی فیصد برداشت کرنا ہو گا۔

فکسڈ (Fixed) نفع مقرر کرنا

پارٹنر شپ میں نفع فیصد (Percentage) میں طے کرنا ضروری ہے، فکس رقم نفع میں مقرر کرنا، جائز نہیں کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ نفع کتنا ہو گا اب اگر ٹوٹل نفع اتنا ہی ہوا جتنا ایک پارٹنر کے لئے فکس کیا تھا تو سب کا سب ایک ہی پارٹنر کو مل جائے گا مثلاً ایک پارٹنر کے لئے پانچ ہزار روپے نفع مقرر کر لیا تھا اور نفع ہوا ہی ٹوٹل پانچ ہزار تو دوسرے پارٹنر کو کچھ نہیں ملے گا۔ اسی لئے شریعتِ مطہرہ نے فیصد کے حساب سے نفع مقرر کرنے کا حکم دیا تا کہ جتنا بھی نفع ہو تمام پارٹنرز میں فیصد (Percentage) کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے۔

کیا نفع (Profit) کل سرمایہ (Capital) کی فیصد پر طے کیا جاسکتا ہے؟

جی نہیں! سرمایہ کی فیصد طے کرنے کا مطلب نفع فکس کرنا ہی ہے مثلاً 50 لاکھ روپے سرمایہ ہے اس کا اگر 30 فیصد نفع مقرر کیا تو پندرہ لاکھ روپے بنے جو کہ فکس نفع ہے اور نفع فکس کرنا، جائز نہیں۔ لہٰذا اس کے بجائے نفع کی فیصد مقرر کی جائے یعنی جتنا بھی نفع ہو گا اس کا اتنا فیصد ملے گا اب چاہے نفع کم ہو یا زیادہ اس کا جو تناسب (Ratio) فریقین کے لئے مقرر ہے وہ دیا جائے گا اس طرح رقم فکس نہیں ہو گی۔

نفع و نقصان (Profit&Loss) کا حساب کتنے عرصے بعد کیا جائے؟

شرعی اصولوں کے مطابق شرکت قائم ہو جانے کے بعد دو یا زائد افراد یا دوسرے الفاظ میں دو فریق جو مل کر کام کرتے ہیں یہ ایک طرح سے ایک کمپنی (Company) قائم کرتے ہیں اب یہ کمپنی کے لئے جو کچھ خریدیں اور بیچیں گے اس کا حساب رکھیں گے اور جب چاہیں یہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کمپنی کہاں کھڑی ہے یعنی نفع ہو رہا ہے یا نہیں؟

رہی یہ بات کہ حساب کتاب ہر ڈیل (Deal) پر کر کے نفع تقسیم کرنا ہے یا سال بعد یا کسی بھی موقع پر کرنا، یہ ایک اختیاری اور انتظامی مسئلہ ہے فریقین اس کو اپنی مرضی سے طے کر سکتے ہیں۔

اگر صرف ایک پارٹنر کے پاس سرمایہ ہو دوسرے کے پاس کچھ نہ ہو تو نفع و نقصان میں شرکت کا کیا طریقہ ہو گا؟

اگر صرف ایک پارٹنر کے پاس سرمایہ ہے دوسرے کے پاس سرمایہ لگانے کے لئے مال نہیں ہے اور دونوں نفع نقصان میں شرکت کی بنیاد پر پارٹنر شپ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس کے پاس مال ہے وہ مثلاً اپنا آدھا مال دوسرے پارٹنر کو بطورِ قرض دے دے اور قرض واپس کرنے کی کوئی ممکنہ مدت طے کر لیں۔ اب دونوں پارٹنرز اپنی اپنی طرف سے سرمایہ ملا کر پارٹنر شپ کر لیں اور قرض لینے والا مقررہ مدت پر قرض واپس کر دے۔

کام نہ کرنے والے پارٹنر کا زیادہ نفع لینا کیسا؟

جو پارٹنر کام نہیں کر رہا یعنی اس نے سرمایہ تو ملایا ہے لیکن سلیپنگ پارٹنر (Sleeping Partner) ہے وہ اپنے سرمایہ

(Capital) کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر نہیں کر سکتا مثلاً اس پارٹنر نے 30 فیصد رقم ملائی اور کام بھی نہیں کر رہا تو یہ نفع 30 فیصد تک ہی مقرر کر سکتا ہے اس سے زیادہ نفع اس کے لئے مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

کیا پارٹنر شپ (Partnership) میں ہر پارٹنر کا کام کرنا ضروری ہے؟

پارٹنر شپ میں ہر پارٹنر کا کام کرنا ضروری نہیں۔ ایک پارٹنر کام کرے دوسرا کام نہ کرے یہ بھی جائز ہے، ایک زیادہ کام کرے اور دوسرا کم کرے یہ بھی جائز ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ کام نہ کرنے والا پارٹنر اپنے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ نفع کا تناسب مقرر نہیں کر سکتا۔

ایک پارٹنر کام زیادہ کام کرے تو کیا وہ اپنے لئے تنخواہ (Salary) مقرر کر سکتا ہے؟

جی نہیں! تنخواہ (Salary) ملازم (Employee) کو دی جاتی ہے پارٹنر کو نہیں۔ پارٹنر نفع میں حصہ دار ہوتا ہے اور اس کے لئے نفع میں سے کچھ بھی فکس کرنا، جائز نہیں۔ لہٰذا پارٹنر زیادہ کام کرے تب بھی اس کے لئے تنخواہ مقرر نہیں کی جا سکتی۔ البتہ زیادہ کام کرنے والے پارٹنر کے لئے پارٹنر شپ کا معاہدہ کرتے وقت نفع کا تناسب زیادہ مقرر کیا جا سکتا ہے یا دورانِ معاہدہ بھی نفع کے تناسب کو باہم رضامندی سے کم زیادہ کیا جا سکتا ہے مثلاً دونوں پارٹنرز نے پچاس پچاس لاکھ روپے سرمایہ لگایا ہے لیکن ان میں سے ایک پارٹنر کام زیادہ کرے گا تو یہ کیا جا سکتا ہے کہ زیادہ کام کرنے والے کا نفع مثلاً 65 فیصد مقرر کیا جائے اور دوسرے کا نفع 35 فیصد مقرر کیا جائے۔ البتہ اگر نقصان ہوا تو وہ دونوں کو برابر ہی برداشت کرنا ہوگا کیونکہ اس مثال میں سرمایہ دونوں کا برابر ہے اور نقصان سرمایہ کے حساب سے ہی اٹھانا پڑتا ہے۔

پارٹنر شپ کی مدت

پارٹنر شپ کی مدت کے لیے کوئی حدبندی (TimeFrame) نہیں ہے، باہمی رضامندی سے کوئی بھی مدت طے کی جا سکتی ہے۔ البتہ مدت طے کرنا ضروری نہیں ہے۔

چلتے کاروبار (RunningBusiness) میں پارٹنر شپ (Partnership) کرنا کیسا؟

چلتے کاروبار (Running Business) میں شرکت (Partnership) کرنا، جائز نہیں کیونکہ اس طریقہ کار میں شرکت کی بنیادی شرائط نہیں پائی جاتیں۔ اگر پہلے سے کوئی کام چل رہا ہے اور اس چلتے کام میں شرکت کرنا چاہتے ہیں تو کسی ایک یا زائد آئٹم میں شرکت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے پارٹنر شپ کر لیں اور ان کا الگ سے حساب کتاب رکھا جائے۔ اگر کل کاروبار میں دوسرے کو شریک کرنا ہے تو پھر سب سے پہلا کام تو کلوزنگ (Closing) یعنی حساب کتاب کرنا ہوگا کہ کتنا مال ہے کتنا سرمایہ ہے پھر اس کی مختلف صورتیں بنیں گی، ممکن ہے کاروبار میں رقم بالکل نہ ہو بلکہ صرف سامان ہو اور اس کے علاوہ بھی صورتیں بن سکتی ہیں۔ ساری کلوزنگ (Closing) کرنے کے بعد پھر مستند مفتیانِ کرام سے رہنمائی لی جائے کہ نقدی کی یہ تفصیل ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کی یہ تفصیل ہے۔ پھر اس کی روشنی میں شرعی رہنمائی کی جا سکتی ہے۔

پارٹنر شپ (Partnership) کا معاہدہ (Agreement) ختم کرنے کا طریقہ

اگر کوئی ایک پارٹنر (Partner) ایگریمنٹ (Agreement) ختم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس کے لئے دیگر پارٹنرز کی رضا

مندی ضروری نہیں، جبکہ دوسرے پارٹنرز کو اس بات کا علم ہو۔ البتہ سرمایہ نکالنے کے لئے کاروبار کی پوزیشن دیکھ کر فریقین باہمی رضامندی سے کسی مناسب وقت پر اتفاق کر لیں۔ اگر سرمایہ ہاتھ میں نہ ہو بلکہ لوگوں سے وصول کرنا ہو تو ایک فریق اس بات کا پابند نہیں کہ دوسرے فریق کو رقم اپنی جیب سے ادا کرے، بلکہ جیسے جیسے رقم آتی رہے گی دونوں فریق اپنا حصہ اس سے لیتے رہیں گے۔

نیز باہمی رضامندی (MutualUnderstanding) سے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ایک پارٹنر دوسرے پارٹنر کا حصہ (Share) خرید کر اس کو ادائیگی (Payment) کر دے اور پوری کمپنی کو اپنی ملکیت (Ownership) میں لے لے۔

تجارت اور لین دین سے متعلق مسائل سیکھنے کے لئے ہمیں جوائن کریں

1. ہر اتوار کو کراچی کے وقت کے مطابق مغرب کی نماز کے 30 منٹ بعد مدنی چینل پر لائیو پروگرام "احکام تجارت" پیش کیا جاتا ہے جس میں ماہر امور تجارت مفتی علی اصغر صاحب سوالات کے جوابات دیتے ہیں آپ اپنے سوالات براہ راست اس پروگرام میں پوچھ سکتے ہیں۔
2. فنانس پروفیشنلز کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں اسلامک فنانس سرٹیفکیٹ کورس کروایا جاتا ہے۔ کراچی سے باہر کے لوگ اس کورس میں آن لائن شرکت کرتے ہیں۔ سال میں دوبار یہ کورس ہوتا ہے

   islamic.finance@dawateislami.net

   پر آپ اپنی رجسٹریشن کے لئے رابطہ کر سکتے ہیں۔
3. ماہنامہ فیضان مدینہ کے ہر شمارہ میں احکام تجارت پر سوال جواب موجود ہوتے ہیں اس شمارے کے فتاوی دار الافتاء اہل سنت کی ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

   www.daruliftaahlesunnat.net
4. دعوت اسلامی کے زیر اہتمام بزنس کمیونیٹی کے لئے مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً مختلف چیمبر آف کامرس یا دیگر مقامات پر تجارت کے تعلق سے اہم لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
5. ملک بھر میں دار الافتاء اہل سنت کی 15 شاخیں آپ کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے موجود ہیں ان کی لوکیشن اور رابطہ نمبر دار الافتاء اہل سنت کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔
6. اہم لنکس پر ہمیں فالو کریں

Darulifta AhleSunnat

MuftiAliAsghar

مرکز الاقتصاد الاسلامی
Islamic Economics Centre
دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

دار الافتاء اہلسنت ملک بھر میں اب تک اپنی 15 برانچوں کے ساتھ آپ کو یہ سہولت فراہم کر رہا ہے کہ آپ فون، ای میل اور بالمشافہ طریقے سے اپنے دینی مسائل پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن اب خاص تجارت اور لین دین سے متعلق دعوت اسلامی کے اس شعبہ یعنی مرکز الاقتصاد الاسلامی دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) کے ذریعے آپ پہلے سے وقت (Appointment) لے کر اپنے مسائل کے لئے میٹنگ طے کر سکتے ہیں۔ کراچی سے تعلق رکھنے والے افراد بالمشافہ آئیں گے جبکہ کراچی سے باہر والے افراد آن لائن میٹنگ کی سہولت لے سکتے ہیں۔

اپنے تجارتی اور لین دین سے متعلق مسائل جاننے کے لئے

takeappointment@daruliftaahlesunnat.net

اس ای میل آئی ڈی پر رابطہ کر کے آپ وقت (Appointment) لے سکتے ہیں۔ البتہ اس آئی ڈی پر سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔ ای میل بھیجتے وقت فون نمبر، اپنی کمپنی کا نام ضرور لکھیں نیز آپ کو کس دن اور کون سا وقت چاہیے اس کی نشاندہی بھی ضرور کریں۔

Admin no : **0303-7862512**
Contact Timing: **8AM** to **4PM**
www.daruliftaahlesunnat.net